بچے کی پیدائش پر مروجہ رسموں کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2854

تاریخ اجراء: 01 محرم الحرام 1445ھ / 08 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جب کوئی بچہ گھر میں پیدا ہوتا ہے، تو بڑے بوڑھوں کی طرف سے جو رسمیں چلی آرہی ہوتی ہیں، ہمیں ان پر چلنے کا کہا جاتا ہے، جیسے بچے کی پیدائش سے پہلے گود بھرائی کی رسم، ساتویں مہینے میں میٹھے چاول بنانا، اور پیدائش کے بعد چھٹی وغیرہ، تو کیا ہمیں ان رسموں کی پیروی کرنا لازم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فی زمانہ بچوں کی پیدائش پر کی جانے والی رسمیں جو بڑے بوڑھوں سے چلی آرہی ہیں اور شریعت کے مخالف نہیں ، جیسا کہ گود بھرائی، میٹھے چاول بنانے، اور چھٹی وغیرہ کی رسمیں کہ فی نفسہ اِن رسموں میں شرعاً کوئی قباحت نہیں، تو ایسی رسمیں شرعاً جائز و مباح ہیں، ان رسموں کی پیروی کرنا لازم تو نہیں، لیکن اگر کوئی پیروی کرلے تو شرعاً حرج بھی نہیں، بلکہ ایسی جائز رسمیں جو لوگوں میں رائج ہوں اور شریعت کی طرف سے اس کی ممانعت بھی نہ ہو، تو کسی ناجائز کام کے ارتکاب کے بغیر ایسی رسموں کی پیروی کرلینی چاہئے کہ شریعت لوگوں کے ساتھ میل برتاؤ پسند فرماتی ہے، اور بغیر کسی شرعی وجہ کے اُنہیں اپنے خلاف کرنے، اور معاشرے میں نفرت کی فضا قائم کرنے سے منع فرماتی ہے، البتہ کسی جائز رسم کی پیروی میں بھی یہ ضرور خیال رہے کہ اس میں کوئی ناجائز و حرام کام شامل نہ ہونے پائے، جیسے اجنبی مرد و عورت کا اختلاط، ناچ گانے وغیرہ، ورنہ اگر جائز رسموں میں ناجائز و حرام امور شامل ہوں، تو اُن رسموں کی پیروی کرنا شرعاً جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس سے بچنا لازم و ضروری ہوگا۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جداگانہ (ہوتے ہیں) رسوم کی بناعرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہٰذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اُس وقت تک اُسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے،

کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔ بعض لوگ اِس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں (یہ شرعاً درست نہیں)۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 104، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "پھولوں کا سہرا جیسا سوال میں مذکور رسوم دنیویہ سے ایک رسم ہے جس کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہیں، نہ شرع میں اس کے کرنے کا حکم آیا، تو مثل اور تمام عادات ورسوم مباحہ کے مباح رہے گا۔ شرع شریف کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول اچھا بتائیں وہ اچھی ہے اور جسے برا فرمائیں وہ بری، اور جس سے سکوت فرمائیں یعنی شرع سے نہ اس کی خوبی نکلے، نہ برائی وہ اباحت اصلیہ پر رہتی ہے کہ اس کے فعل وترک میں ثواب نہ عقاب، یہ قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے"۔ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 319، 320، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جائز رسموں اور کاموں میں کسی غیر شرعی کام کے ارتکاب کے بغیر لوگوں کی موافقت کر لینی چاہئے، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "ائمہ دین ارشاد فرماتے ہیں لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں اختلاف نہ کیا جائے بلکہ انھیں کی عادات واخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے اور ان کو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔ امام حجۃ الاسلام قدس سرہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: "الموافقۃ فی ھذہ الامور من حسن الصحبۃ والعشرۃ اذ المخالفۃ موحشۃ و کل قوم رسم ولا بد من مخالطۃ الناس باخلاقھم کما ورد فی الخبر لا سیما اذا کانت اخلاقا فیھا حسن العشرۃ والمجاملۃ وتطییب القلب بالمساعدۃ" ان امور میں لوگوں سے موافقت، صحبت ومعاشرت کی خوبی سے ہے اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے اور بالضرورۃ لوگوں کے ساتھ ان کی عادات کا برتاؤ کرنا چاہئے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا، خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 310، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net